السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اسلامی ملکوں کی ایسی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں اسلام کا کیا موقف ہے، جن میں بہت زیادہ فسق وفجور اور کفر ہے کہ ان میں لڑکیاں بالکل عریاں لڑکے گمراہ اور منحرف اور اس طرح کھلم کھلا اور بدترین فحاشی کے انداز میں اختلاط کہ جسے اسلام قطعاً پسند نہیں کرتا لیکن یونیورسٹیوں کی تعلیمی امور کی انتظامیہ اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور دوسری طرف ان یونیورسٹیوں کے بہت سے کالجوں میں مسجد تک کا انتظام نہیں کہ جس میں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہوسکے اور پھر ان یونیورسٹیوں میں جس یونیفارم کو لازم قرار دیا گیا ہے وہ یورپ کے مشرکوں کا یونیفارم ہے کہ اس کے بغیر کسی دوسرے لباس مثلاً قمیض اور پگڑی وغیرہ کے ساتھ امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی کیونکہ ان کے نزدیک یہ لباس دقیانوسیت اور جہالت کی علامت ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علوم نافعہ کی تعلیم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے لہٰذا امت خصوصاً حکمرانوں کا یہ فرض ہے کہ مختلف انواع واقسام کے لئے مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت تیار کریں جن کی ملک وملت کو ضرورت ہو تاکہ امت اپنی ثقافت کی حفاظت کرسکے ،اپنے مریضوں کا علاج کرسکے اور خطرات سے بچ سکے اگر یہ مقصد پورا ہوجائے تو اس سے امت بری الذمہ ہوجائے گی، ثواب کی امید ہوگی ورنہ آفتیں مصیبتیں گھیر لیں گی اور امت مبتلائے عذاب ہوجائے گی۔

تعلیمی اداروں میں طلبہ کا طالبات کے ساتھ اور اساتذہ کا استانیوں کے ساتھ اختلاط حرام ہے کیونکہ یہ فتنہ وفساد برپا کرتا ہے، جنسی جذبات بھڑکاتا اور فحاشی میں مبتلا کرتا ہے اور اس وقت گناہ گنا اور جرم بڑا ہوگا جب (2) استانیاں یا طالبات برہنگی کا مظاہرہ کریں گی یا ایسا بہت ہی باریک لباس پہنیں گی جس سے سب کچھ نظر آتا ہو یا وہ طلبہ واساتذہ کے ساتھ خوش طبعی اور مذاق کریں یا کوئی اور ایسی حرکت کریں جو جنسی انارکی اور اخلاقی بے راہ روی تک پہنچانے والی ہو۔

حکمرانوں پر فرض ہے کہ وہ طلبہ اور طالبات کے لئے الگ الگ تعلیمی ادارے، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کریں تاکہ دین کی حفاظت کی جاسکے، جنسی انارکی اور اخلاقی بے راہ روی کو روکا جاسکے، غیرت مند اور دین دار لوگوں کے لئے کسی حرج یا تنگی کے بغیر زیور تعلیم سے آراستہ ہونا بھی اس صورت میں ممکن ہوگا اور اگر حکمران اپنا فرض ادا نہ کریں، مردوں اور عورتوں کے تعلیمی ادارے الگ الگ نہ کریں اور عریاں وبرہنہ طالبات کو نہ روکیں تو پھر ان لوگوں کے ساتھ شامل ہونا جائز نہیں ہے سوائے اس شخص کے جسے یہ قدرت حاصل ہو کہ وہ ان تعلیمی اداروں میں جاکر منکر کو کم کرسکے۔ اور اپنے جیسے ساتھیوں اور اساتذہ کے ساتھ ہمدردی وخیر خواہی اور تعاون سے شر کو کم کرسکے اور وہ اپنے آپ کو فتنے سے بچاسکے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 118

محدث فتویٰ